

KOH NOVELS URDU

My Possessive Khanzada

Episode 12

WRITER - MARYAM WRITES

www.kohnovelsurdu.com

ارحم بار بار عنایت کی طرف دیکھ رہا تھا جو مسلسل رونے کا کام کر رہی تھی۔ ارحم نے بہت بار چپ بھی کروا تھا۔۔ مگر اس نے تو قسم کھائی تھی نہ چپ ہونے کی۔۔۔۔۔

ارحم نے اچانک گاڑی کو بریک لگائی۔ تو عنایت نے ارحم کی طرف دیکھا۔۔۔۔ اور اگلے ہی پل ارحم نے عنایت کو کھیچ کر اپنی طرف کیا۔۔ اور اس کی کمر میں ہاتھ دال کر اپنی گود میں بیٹھا لیا۔۔۔۔۔

کوہ ناولز اردو

عنایت تو اس افدات کے لئے تیار نہیں تھی بری طرح بھوکھالائی تھی۔۔۔۔ عنایت کا اس کی گود میں بیٹھ کر شرم سے برا حال ہونے لگا تھا۔ وہ اپنے آپ کو چھوڑوانے کے لئے ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔۔ پر ارحم نے اس کی کمر پر بہت سختی سے ہاتھ رکھا ہوا تھا کہ وہ خود کو چھڑوا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔ بے بسی سے عنایت نے اس کے سینے

اپنے نازک ہاتھوں سے مکے مارنے لگی۔ تو ارحم نے مسکرا کر اس کے نرم نرم ہاتھوں کو اپنے سخت ہاتھوں سے پکڑا۔۔۔۔۔ بلی کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ ایسے اپنے شوہر کو مارتے ہے کیا۔۔۔۔۔ ارحم نے بڑی معصومیت سے کہا۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ ہرٹ۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ میں نے کیا ہے۔۔۔۔۔ ارحم نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔۔ ہاں پہلے۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔ گن۔۔۔۔۔ دیکھا۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ ڈرا۔۔۔۔۔ کر۔۔۔۔۔ میرے۔۔۔۔۔ سے نکاح۔۔۔۔۔ کر۔۔۔۔۔ لیا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ بعد۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ اتنا۔۔۔۔۔ زیادہ کاٹا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ سب۔۔۔۔۔ کو،۔۔۔۔۔ بتاؤ۔۔۔۔۔ گی۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔ کاٹا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ میرے۔۔۔۔۔ ابھی۔۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔۔ جلن۔۔۔۔۔ ہو۔۔۔۔۔ رہی۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ عنایت نے ہچکیوں کے درمیان کہا۔۔۔۔۔ اس کا سارا وجود لرز رہا تھا۔۔۔۔۔ ارحم اس کی بات سمجھ چکا تھا۔۔۔۔۔ اور ہستے ہوئے اپنے ساتھ لگا لیا۔۔۔۔۔

بلی میں نے تو پیار کیا تھا۔۔ ارحم نے پیار سے اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔ یہ پیار کیا تھا۔۔۔ مورے بھی تو یہاں پیار کرتی ہے یہاں ان کے پیار کرنے سے مجھے درد نہیں ہوتا۔۔۔ عنایت اپنی انگلی اپنے گال پر رکھتے ہوئے کہتی ہے۔۔۔۔

تو ارحم نے وہاں پر اپنے لب رکھ دے۔۔۔ ایسے کرتی ہے نہ پیار۔۔۔ ویسے ان کا پیار کرنے میں اور میرے پیار کرنے میں بہت فرق ہے میری بلی اور اب سے صرف میں ہی پیار کر سکتا ہو۔۔۔

کوہ ناولز اردو

سمجھ رہی ہو نہ۔۔ تم صرف میری ہو۔۔۔ ارحم ایک دم جنونی ہوا تھا۔ نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ آپ۔۔۔ کی نہیں۔۔۔ ہو۔۔۔ اس کے جواب پر ارحم نے اس کو بالوں سے پکڑ لیا۔۔۔ تم صرف میری ہو سمجھ کیوں نہیں آتی تمہیں۔۔۔ بولو ارحم اتنی زور سے دھاڑ رہا تھا کہ عنایت کا دل خوف سے کانپے لگا

مجھے.... لا لا.... کے.... پاس... جانا.... ہے..

عنایت نے روتے ہوئے کہا.... اس سالے کے پاس
تو میں کبھی بھی نہیں لے کر جاؤ گا عنایت بی بی
مجھے.. جانا... ہے.... عنایت پھر سے بولی.. ارحم
کا دل کر رہا تھا اس کا حشر بیگار دے.... ارحم
کا غصے سے برا حال تھا.... آنکھے غصے کی
زیادتی کی وجہ سے لال انگارہ ہو رہے تھی....
ہاتھوں کی نیلی نسیں صاف نظر آ رہی تھی.. ارحم
بھسم کر دینی والی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا.. جس
کو دیکھ کر عنایت اور سہم گی تھی.... تم ہوتی کون
ہو میری نہ ہونے والی... تم میری ہو.... تم جب سے
پیدا ہوئی تھی.... تب سے میری تھی... تم بچپن سے
ہی میرے نام کر دی گی تھی... تم کیسے کہہ سکتی ہو
تم میری نہیں ہو.... ارحم اسے بازو سے پکڑ کر بوری
طرح جھنجھور رہا تھا.... ارحم اسے ایسے دیکھ رہا
تھا... جیسے اسے سالم نگل جائے گا....

اور یہاں عنایت اس کی باہوں میں جھول گی تھی..

اور عنایت کو اس طرح سے بے ہوش ہوتے
 دیکھ ارحم پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔ عنایت میری
 جان۔۔۔ میرا بچا۔۔۔ ارحم اس کا گال تھپتھپاتے
 ہوئے بول رہا تھا۔۔۔۔۔ ارحم کو خود پر غصہ
 آ رہا تھا۔۔۔ کیوں اتنا غصا کیا تھا پتا تھا کہ
 اس کے ذرا سے غصے کی وجہ سے جان نکل
 جاتی تھی اس کی۔۔۔۔۔ چڑیا سا تو دل بے اس
 کا۔۔۔۔۔

کوہ ناولز اردو

اففف عنایت یار اٹھ جاو نہیں غصہ کرتا تم
 پر جب پتا ہے کہ نہیں برداشت کر سکتی
 میرا غصہ تو کیوں اس طرح نے کام کرتی ہو
 ارحم نے اس کو ہوش دلانے کے لئے اس کے
 ہونٹوں پر ہونٹ رکھے دے۔۔۔۔۔

ارحم اس کے اندر اپنی سانسے اندھیل رہا
 تھا۔۔۔۔۔ اس کے نچلے لب کو شدت سے سک
 کر رہا تھا۔۔۔۔۔ ارحم نے دیکھا کہ اس کے چہرے
 پر اب سرخیاں گھلنے لگی تھی۔۔ یعنی کہ
 وہ ہوش میں آچکی تھی۔۔۔۔۔ ارحم اس کے
 نچلے لب کو سک کر رہا تھا۔۔۔۔۔ عنایت نے اسے
 اپنے سے دور نہیں جھٹکا تھا۔۔۔۔۔ عنایت نے
 اس کے کالر سے پکڑا تھا جس سے ارحم
 کے سینے کے بال کھچے تھے۔۔۔

کوہ ناولز اردو

ارحم نے اور بے خود سا ہو کر اس کے لبوں
 کو اور شدت سے اپنے ہونٹوں میں دبوچا تھا
 اور اب اس کی نظر اس کے دل پر پڑی تھی۔۔۔
 ارحم نے جھک کر اس کے تل کو اپنے ہونٹوں
 میں لیا تھا۔۔۔ کبھی اس کے تل کو اپنے
 ڈانٹوں میں کھیچ رہا تھا۔۔۔ کبھی اس

اس کے تل کو سک کر رہا تھا۔ عنایت
کو اب اپنے ہونٹ پر اب جلن ہونا
شروع ہو گی تھی۔۔۔۔۔ عنایت کی آنکھوں
سے آنسوؤں نکل گئے تھے۔۔۔ ارحم نے اس
کے چہرے پر نمی محسوس کرتے ہوئے
پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔

پیچھے ہوا تھا۔۔۔۔۔ عنایت کی آنکھیں ابھی
بھی بند تھی۔۔۔۔۔ بلی۔۔۔ ارحم نے اس کے
اس کے کان کے پاس جا کر سرگوشی
میں بولا تھا۔۔۔۔۔ تو عنایت نے اور زور
سے آنکھیں بند کی تھی۔۔۔۔۔ میرا بچہ
سوری۔۔۔۔۔ اب نہیں ڈانٹوں گا۔۔۔

لیکن عنایت نے اپنی آنکھیں اس کے
ڈر کی وجہ سے نہیں کھولی تھی۔۔
اور اس کے گردن میں اپنا منہ چھپا
لیا تھا۔۔۔ شاید اس کی آنکھوں سے
بچنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ تو ارحم نے اس
کے گرد اپنا ایک بازو لپیٹا تھا۔۔۔ اور
گاڑی سٹارٹ کر کے حویلی کی طرف
روانہ ہوا تھا۔۔۔۔

بالاج کو جب سے پتا چلا تھا۔ عنایت
کو ارحم گھر سے لے گیا ہے اس نے
اپنے گھر کی ہر چیز تھس تھس کر

دی تھی۔۔ اور سفیر کا بھی غصے سے
برا حال تھا۔۔۔ بالاج کب سے بڑی حویلی
آیا ہوا تھا اور اپنی بہن کے آنے کا انتظار
کر رہا تھا۔۔۔ ساتھ میں سفیر۔ آمنہ اور
زاران بھی بے تھے۔۔۔۔

ارحم نے گاڑی کو حویلی کے باہر کھڑا
کیا تھا۔۔۔ اور عنایت کا ہاتھ پکڑ کر
اندر لے جانے لگا۔۔۔۔ عنایت سارے راستے
کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔ لیکن ارحم اس
سے وقفے وقفے بعد اس سے باتیں کر
رہا تھا۔۔۔

لیکن عنایت نے اس کی کوئی بھی بات
 کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔ ارحم اس کا
 ہاتھ پکڑ کر اندر لے گیا۔۔۔ اور زنان خانے
 میں داخل ہوا سامنے ہی آمنہ نظر
 آئی تھی۔۔۔ تو آمنہ نے اگے بھر کر
 عنایت کو اپنے گلے لگا لیا تھا۔۔۔ تو عنایت
 ان کے گلے لگ کر رونے لگی تھی۔۔۔

اور اسی وقت بالاج زنان خانے میں
 آیا تھا۔۔۔ اور آتے ہی ارحم کے منہ پر
 مکا مارا تھا۔۔۔۔ اور ساتھ ہی اس کی
 کالر پکڑ کر اس کے منہ کے اوپر
 دھڑا تھا۔۔۔۔۔ کمینے تیری ہمت کیسے
 ہوئی میری بہن کو کڈنیپ کرنے کی

ہمت تو بہت ہے سالے۔۔۔ تو پہلے میرا
 کالر چھوڑ۔۔۔۔۔ ارحم بھی برابر کا غرایا
 تھا۔۔۔ اور اس کے منہ پر مکا مارا تھا۔
 بالاج نے اس کو پھر سے کالر سے پکڑ
 لیا تھا۔۔۔ بتا کہا لے کر گیا تھا میری
 بہن کو۔۔۔ کیا کیا ہے میری بہن کے ساتھ
 تو نے۔۔۔۔۔

کوہ ناولز اردو

ارحم نے بالاج کا ہاتھ اپنے کالر سے پکڑ
 کر بوری طرح جھٹکا تھا۔۔۔ کچھ نہیں
 کیا بس ایک چھوٹا نہ نکاح کیا ہے
 ارحم بڑے ہی سکون سے بتا رہا تھا۔۔۔
 باقی سب کو بے سکون کر گیا تھا۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو ارحم سفیر
صاحب سے چلائے تھے۔۔۔ کچھ نہیں
بس نکاح کیا ہے بتا تو رہا ہو۔۔۔ ارحم
مسکرا کر سب کو بتا رہا تھا۔۔۔ میں
نہیں مانتا اس نکاح کو بالاج غصے
سے بھنگا رہا تھا۔۔۔

بالاج کی غصے سے آنکھ لال ہو
رہی تھی۔۔۔ سفید رنگ غصے کی
شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ بالاج کا
دل کر رہا تھا۔۔۔ سامنے کھڑے اس
پاگل خان کو شوٹ کر دے۔۔۔

مانوں یا نہ مانوں میری بلی اب سے
میری بیوی ہے۔۔۔ اور اب میرے ساتھ
ہی رہے گے۔۔۔ ارحم چلتا ہوا عنایت
کے پاس آیا اور اس کو آمنہ کے حصار
سے نکالا جو اس کی گردن میں اپنا
منہ دے رو رہی تھی۔۔۔۔ اور اسے اپنے
حصار میں لے لیا

کوہ ناولز اردو

اور اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔۔ عنایت
تو پہلے ہی اس سے خوف زدہ تھی۔
اس کی حرکت پر اس کا سارا وجود
لرز رہا تھا اس کے ڈر کی وجہ سے۔۔
اور اس کی حرکت پر اس کے گال
دھکے تھے۔۔۔

باتھ رکھ کر
ضبط کیا تھا

اور اس کے سینے کے ساتھ لگ گئی۔۔
لا لا۔۔۔ نہیں۔۔۔ رہنا۔۔۔ ان۔۔۔۔۔ کے۔۔۔ ساتھ
یہ۔۔۔ بہت۔۔۔ گندے۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ مجھے
اتنا۔۔۔ ڈانٹا۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ گن۔۔۔۔۔
سے۔۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔۔ ڈرایا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔
عنایت ہچکیوں کے درمیان بولی تھی۔۔
تو سب نے ارحم کی طرف دیکھا تھا۔
ارحم نے گھور کر اس افت کو دیکھا
جو اس کے سامنے بھیگی بلی بنی
ہوئی تھی۔۔۔ اور اب سب کے سامنے
اس کی شکایت لگا رہی تھی۔۔۔

بالاج نے کہا جانے والی نظرو سے
ارحم کو دیکھا --- ارحم تم نے میری
بیٹی کو گن سے ڈرایا --- شرم نہیں آئی
میری چھوٹی سی بیٹی ہے --- اور تم
اسے گن سے ڈرا رہے تھے --- سفیر نے
عنایت کو اپنے گلے لگانے ہوئے کہا ---

کوہ ناولز اردو

میں کیا کرتا آپ کی چھوٹی سی بیٹی
میری بات نہیں مان رہی تھی --- نکاح
کرنے سے انکار کر رہی تھی --- اس لئے
مجھے یہ سب کرنا پڑا تھا .. وہ کیا
ہے نہ آپ کی چھوٹی سی بیٹی پر

میرا دل آ گیا ہے۔۔ خیر دل تو میرا
بچپن سے ہی آیا ہوا ہے۔۔۔ آب میں
کی بیٹی کے بغیر نہیں رہ سکتا نہ
ارحم عنایت کو گہری نظروں سے
دیکھتے ہوئے کہتا ہے۔۔۔

عنایت کو ارحم کی نظرے اپنے آریار
ہوتے ہوئے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔
جس سے اس کی کیکپاٹ میں اضافہ
ہوا تھا۔۔۔ یہ بات بالاج نے بخوبی نوٹ
کی تھی۔۔۔ ارحم اپنی نظرے سمبھال کر
رکھو۔۔۔ بالاج نے دانت پیس کر کہا۔۔۔
کیوں سالے صاحب میری بیوی ہے۔
جیسے مرضی دیکھوں میں۔۔۔ ارحم
شوخی لہجے میں بولا۔۔۔

اچھا پھر میری بھی یہاں ایک عدد
 بیوی موجود ہے۔۔ بالاج نے حور کی
 طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ حور نے
 غصے سے اپنا منہ پھیر لیا۔۔ بالاج
 کا تو مانور پارا ہی ہائی ہو گیا تھا۔۔

ارحم نے ایک جتنائی نظر اس پر ڈالی
 تو بالاج جل کر رکھ ہو گیا۔۔۔۔۔ بلی
 میرے پاس او۔۔۔۔۔ ارحم نے عنایت کی
 طرف دیکھتے کہا۔۔۔۔۔ تو عنایت اور
 سفیر کی گردن میں چھپ گئی۔۔
 ارحم میری بیٹی تم سے اس وقت
 بہت ڈری ہوئی ہے۔۔ اس طرح نہ
 کرو۔۔۔۔۔ ورنہ میرے سے برا کوئی نہیں
 ہو گا۔۔۔۔۔ سفیر نے دانت پیش کر کہا

ٹھیک ہے اگر میری بہن کی رخصتی
 ہو گی تو --- حور کی بھی ابھی رخصتی
 ہو گی -- بالاج نے ارحم کو پیچھے
 ہٹتے نہ دیکھ کر بہت سوچ سمجھ
 کر بولا تھا --- یہ تو سب جانتے تھے کہ
 ارحم عنایت کے لئے کتنا پاگل ہے ---
 اور اب تو نکاح بھی ہو گیا تھا -- اب
 تو ارحم کسی صورت بھی عنایت
 کو نہیں چھوڑے گا ----

ٹھیک ہے منظور ہے --- سلطان صاحب
 نے پہلی بار ان کی گفتگو میں حصہ
 لیا تھا --- ورنہ وہ تب سے ارحم کو
 غصیلی نظروں سے بس گھورے جا
 رہے تھے --- جسے ارحم بہت اچھے
 سے اگنور کر رہا تھا

ان کی بات پر ارحم کے جسم میں
 ابال اٹھے تھے۔۔۔ بابا۔۔۔ ارحم نے
 کچھ بولنا چاہا تھا کہ۔۔۔ سلطان صاحب
 کی آواز پر چپ ہو گیا۔۔۔ نہیں ارحم
 اب حور اور عنایت کی دونوں کی
 رخصتی ہو گی۔۔۔۔۔ جس پر سب
 بڑوں نے بھی اتفاق کیا تھا۔۔۔ ارحم نے
 اپنی مٹھیاں غصے سے میچ لی تھی۔
 بالاج نے حور کی طرف دیکھا جو
 آنکھوں میں غصہ لئے بالاج کو دیکھ
 رہی تھی۔۔۔ تو بالاج نے اس کو دیکھ
 کر ایک آنکھ کو دبا یا تھا۔۔ تو حور
 پاؤں پٹختی وہاں سے چلے گی۔۔
 ایک بار قابو میں آ جاو پھر بتاؤ گا

تو سب بڑے مردانے میں موجود تھے
فیروز نے جاتے وقت زرمینہ اور آمنہ
کو بھی بولا لیا۔۔۔ تو وہ بھی ساتھ چل
دی۔۔۔ زر عنایت کو لے کر اوپر چلے
گی۔۔۔ اور ارحم۔ بالاج اور چھوٹا خان
بھی مردانے میں چلے گئے۔۔۔۔

زرمینہ اور آمنہ تو بہت خوش تھی
کہ پھر سے سب مل رہے ہیں۔۔۔ سب ایک
ہو رہے ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے تو ایک ہفتے
بعد کی ڈیٹ رکھ دیتے ہیں۔۔۔ فیروز
نے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔ نہیں ابھی
ہماری عنایت ابھی اٹھارہ کی نہیں
ہوئی ابھی دو ہفتے بعد ہو گی

زاران نے فیروز کو دیکھتے کہا۔ تو
ٹھیک بے ایک مہینے بعد کی رکھ
دیتے بے۔۔۔ سلطان نے کہا۔۔۔ ٹھیک بے
سب نے رضامندی دی تھی۔۔۔ ایک
منٹ ایک مہینے بعد ہی رخصتی ہو
گی۔۔۔۔

پر ڈیٹ میں بتاؤ گا۔۔۔ ارحم نے ایک
نیا شوشا چھوڑا تھا۔۔۔ کیوں بالاج
نے دانت پیس کر کہا تھا۔۔۔ میری
شادی بے میں ہی ڈیٹ بتاؤ گا نہ۔۔۔
ارحم نے بھی بالاج کا خون جلانے
میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

میں ابھی آتا ہو یہ کھ کر ارحم باہر
کی طرف چلا گیا۔۔۔ اور سب منہ کھولے
ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔۔۔
کہ بیٹا کچھ بتائے ہی چلا گیا تھا۔۔۔
ارحم سیدھا زر کے کمرے میں گیا
تھا۔۔۔ پتا تھا کہ عنایت اس وقت وہاں
پر ہی ہو گی۔۔۔

کوہ ناولز اردو

ارحم نے دروازہ کھولا تو عنایت کمرے
میں اکیلی بیٹھی تھی۔۔۔ ارحم کو تو
موقع مل گیا تھا۔۔۔ ارحم نے دروازہ
اندر سے بند کر کے اس کے پاس آیا۔
عنایت نے ایسے دیکھ کر اپنا سانس
روک لیا۔۔۔ سانس لو۔۔۔ ارحم نے

اس کے اوپر جھکتے ہوئے کہا ----
 سانس میں تمہاری خود بند کرو گا جو
 سب کے سامنے میرے سے دور جانے کی
 باتیں کر رہی تھی ---- ارحم نے اسے
 گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا --
 میں --- وہ ---- میں --- چپ ارحم نے اس
 کے ہونٹ پر اپنی انگلی رکھی --

بس ایک بات کا جواب دو --- تمہارے
 وہ دن کب آتے ہے --- کو --- ن --- کون
 سے --- عنایت نے نا سمجھی سے
 پوچھا --- ارحم کو جتنی جلدی تھی
 عنایت اتنا لیٹ کر رہی تھی --- وہ
 جو گرلز پرو بلم ہوتی ہے نہ --- اس
 کے بارے میں بات کر رہا ہو

ارحم کی اس بات پر عنایت کا دل
کیا کہ وہ کھی ڈوب کے مر جائے۔۔۔
عنایت کو اپنے کانوں نے دھواں نکلتا
محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ عنایت کانوں کی
لو تک سرخ پڑی تھی۔۔۔۔

اس کا وجود پھر سے لرزنا سٹارٹ ہو
چکا تھا۔۔۔ یار کانپنا کیوں شروع کر
دیتی ہو۔۔ اب ظاہر سی بات ہے نہ
میں اپنی فرسٹ نائٹ اس سب میں
برباد نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ ارحم جان
بھوج کر اسے اب تنگ کر رہا تھا۔۔۔

ک بتا دی۔۔۔ رخص
تھی۔۔۔ اور ارح
سات تاریخ
گاہگ سب چھ

حور کو تو جیسے آگ ہی لگ گئی تھی
بالاج سفیر خاندانہ تمہارا میں نے
جینا نہ حرام کر دیا۔۔۔ تو میرا نام بھی
حور سلطان خاندانہ نہیں۔۔۔ حور
اپنے آپ سے کہہ رہی تھی۔۔۔ کہ حور
کے موبائل پر کال آگئی۔۔۔ نمبر دیکھ
کر حور کو پتا لگ گیا

تھا کہ کال کرنے والا کون ہے۔۔۔ حور
نے فون اٹھایا اور بولا۔۔۔ کیا تکلیف ہے
اوو لگتا ہے کافی اچھے نے پہچان
گی ہو مجھے۔۔۔ بالاج خوشی سے

بول رہا تھا۔۔۔ بہت خوش لگ رہے
 ہو نہ میں بھی انتظار کر رہی ہو
 اس دن کا جس دن میں تمہارے پاس
 اؤگی۔۔۔ تمہیں میں نے تگنی کا ناچ
 نہ ناچوایاں نہ تو میرا نام بھی حور
 سلطان خاندادہ نہیں۔۔۔ حور کو تو
 اس کی خوشی بضم نہیں ہو رہی تھی
 وہ کب سے جل جل کے اپنا خون جلا
 رہی تھی اور یہ اتنا خوش کیوں تھا

ارے بیوی اپنا خون نہ جالاؤ تم کہتی
 ہو تو میں ناگن ڈانس کرنے کو بھی

How romantic yr

بالاج اسے کوئی موقع نہیں چھوڑ رہا
تھا جلانے کا ---

Shut up balaj

یہاں پر حور زور سے چیخی تھی --
میرا دل کر رہا ہے تمہارا سر پھوڑ
کوہ ناولز اردو
دو ---- پر میں تو یہاں ہو ہی نہیں
میرا سر کیسے پھوڑو گی --- ہاہاہا ----
بالاج نے ہس کر کہا تو حور نے فون
کٹ کر دیا

ہشام نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ
 کھولا تو زر بھاگ کر اس کے پاس آ
 گی۔۔۔ چھوٹے خان میں کب سے آپ
 کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ آپ کدھر
 تھے زر اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

اس کو پتا لگ گیا تھا۔۔ زر نے اپنی
 کوئی بات منوانی ہے۔۔۔ جب بھی اس
 نے کوئی بھی بات منوانی ہو زر ایسے
 ہی خود اس کے پاس آتی تھی ورنہ
 اس نے کبھی زحمت نہیں کی تھی اس
 کے پاس آنے کی

تو ہشام نے اسے اپنے حصار میں لیا
اور صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔ ہممم۔۔۔
میں مردانے میں بیٹھا تھا نہ لا لا کی
شادی کے دن کر رہے تھے۔۔۔ اس زر کے
گرد اپنے بازوؤں کا گھیرا بنایا تھا۔۔۔

خان کتنا مزہ بے گانہ۔۔۔ لا لا کی شادی
پر زر پور جوش ہوئے ہوئے بولی۔۔۔
ہاں میرا بچا بہت مزہ آئے گا۔۔۔ اس نے
زر کی ناک کے ساتھ اپنا ناک مس کیا
تو وہ بھی کھلکھلا دی۔۔۔ اب تو اسے
بھی عادت ہو گی تھی۔۔۔ اس کی

چھوٹی چھوٹی جسارتوں کی۔۔۔ خان۔
 زرنے ہشام کے سینے پر اپنا سر رکھتے
 لاڈ سے بولا تھا۔۔۔۔ ہشام کو بہت پیاری
 لگتی تھی۔۔۔ جب اس نے پاس آ کر اس
 کے ساتھ لاڈ کر کے اپنی ہر جائز نا جائز
 خواہش منواتی تھی۔۔۔۔ اور ابھی بھی
 زریہی کر رہی تھی۔۔۔

جی میری جان۔۔۔۔ ہشام نے محبت پاش
 نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ خان
 میں۔۔۔ نہ۔۔۔ کیا بولو میری جان۔۔۔
 خان۔۔۔ میں۔۔۔ نے لا لا۔۔۔ کی شادی۔۔۔ پر۔۔۔

ساڑی۔۔۔۔ پہنی۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔ زرساتھ میں اس کے دل
 کے مقام پر اپنی انگلی چلا رہی تھی جس سے
 اس ہشام کی دھڑکنے بے کابو ہو رہی تھی

اتو سا تو میرا بے بی ہے۔۔۔ ہشام نے
اپنی دو انگلی کے درمیان فاصلے کو
نہ ہونے کے برابر کر کے کہا تھا۔۔۔
ساڑی کو سنبھالے گا یا خود کو۔۔۔
میرا بھالو ساڑی تو آپ سے بھی بڑی
ہو گی۔۔۔

خان آپ میرا مذاق اڑا رہے ہیں۔۔۔ زر
نے منہ بنایا تھا۔۔۔ نہیں میری جان
میں تو نہیں اڑا رہا۔۔۔ بس یہ بول
رہا ہو۔۔۔ ساڑی کو کیسے سنبھالوں گی
آپ نہیں لے کر دے گے۔۔۔ اس نے
جھوٹ موٹ کے انسوؤں نکالے تھے

اور ساتھ میں اپنا نچلا ہونٹ باہر
 کو نکالا تھا۔۔۔ اور ہشام کو فل بلیک
 میل کر رہی تھی۔۔۔ اس کے آنسوؤں
 دیکھ کر یہ بے چین ہوا تھا۔۔۔ ایسے
 پتا تھا۔۔۔ یہ نائٹک کر رہی ہے۔۔۔ پر پھر
 بھی اس سے زر کے آنسوؤں نہیں
 دیکھے جاتے تھے۔۔۔ اس نے اپنے ہونٹ
 سے اس کے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔
 تو زر کے گال لال ہوئے تھے۔۔۔ میں
 اپنی جان کو سب کچھ لے کر دو گا۔
 سب کچھ میری جان کا ہے۔۔۔ میری
 جان بھی میرے بھالوں پر قربان

اور اپنے پلان میں کامیاب ہوئی تھی ۔
تھنک یو خان ۔ آپ بہت اچھے بے
ارے اتنا سوکھا تھنک یو ۔۔۔ ذرا میٹھا
والا تھنک یو ۔۔۔ چاہیے ۔۔۔۔۔ بولتے ہی
وہ اس کے لبوں پر جھک کر اپنے آپ
کو سیراب کرنے لگا ۔۔۔

خان صبح جائے گے نہ ۔۔۔ زرنے اس
کا دھان دوسری طرف کرنا چاہا ۔۔۔
چپ رہو لے جاو گا ۔۔۔ اب مجھے ڈسٹرب
کیا نہ تو سزا ملے گی ۔۔۔۔۔ اور ہشام
اس کے لبوں پر جھکتا گیا ۔۔۔
To be continue.....